ارطغرل غازی کی مقبولیت فلمسازوں کے لیے چیلنج

تحریر: سہیل احمد لون

خلیل الرحمٰن قمر کے ڈامہ سیریل ''میرے پاس تم ہو'' کا بخار ذرا کم ہوا تھا کہ ترکی ڈارمہ سیریل ''ارطغرل غازی'' پی ٹی وی پر اردو زبان میں ڈھبنگ کرکے چلا دیا گیا۔ ڈرامہ سیریل میرے پاس تم کی مقبولیت اور vierweship کے تمام ریکارڈز تین ہفتوں میں توڑ دیئے یہی نہیں بلکہ اس نے بین الاقوامی شہرہ آفاق ڈرامہ سیریل Game of Thrones کی مقبولیت کو بھی زیر کردیا۔ یہ بھی ایک فطری عمل ہے کہ کام کوئی اچھا ہو یا برا اس کے مخالفین اور حمایتی دونوں ہی میدان میں آجاتے ہیں۔ ترکی ڈرامے کی مخالفت میں بولنے والے ایک دلیل یہ بھی دے رہے ہیں کہ اس طرح غیر ملکی ڈرامے پی ٹی وی پر چلائے جائیں گے تو پاکستانی ڈرامہ انڈسٹری کو نقصان ہوگا۔ یہ بھی سوال اٹھایا جارہا ہے کہ کیا ترکی ہمارا کوئی ڈرامہ اپنی زبان میں ڈھب کرکے اپنے ملک میں چلائے گا؟ جب صرف پی ٹی وی کا دور تھا تو اس وقت کئی انگریزی سیریل Manimal,Knight Rider,Airwolf,Chips, مائنڈ یور لینگویج, دی لوسی شو, سٹار ٹرک, سکس ملین ڈالر مین, کے علاوہ بچوں کے لیے انگریزی کارٹون بھی آن ایئر ہوتے تھے حالانکہ اس دور میں پاکستانی فلم اور ڈرامہ انڈسری عروج پر تھی۔ اس کے علاوہ کچھ انگریزی فلمیں بھی قومی زبان میں ڈھب کرکے سینماؤں میں چلائی گئیں۔ فن, فنکاروں, اور ادب کی کوئی سرحد نہیں ہوتی۔ ایک تاثر یہ بھی دیا جارہا ہے کہ یہ دکھا کر دنیا میں مسلمان کو شدت پسندی کی چھاپ مزید گہری کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ حالانکہ یہ تاریخی واقعات پر مبنی ڈرامہ سیریل ہے, ہالی ووڈ کئی ایسی فلمیں بنا چکا ہے جس میں 70s کے عشرے میں بننے والی شہرہ آفاق فلم The Message بھی شامل ہے, بالی ووڈ بھی مغل اعظم, چنگیز خان, ہلاکو خان, جودھا اکبر فلمیں بنا چکا ہے۔ بھارت نے فلموں اور ٹی وی ڈرامہ سیریل سے اپنے مذہب کا اتنا پرچار کیا ہے کہ آج یورپ, برطانیہ, روس اور امریکہ میں اس کا اثر محسوس کیا جاسکتا ہے۔ اگر پاکستانی عوام اسے پسند کررہی ہے تو لبرل کے پیٹ میں درد کیوں ہورہا ہے؟ اس ڈرامے میں مسلمانوں کی ایک بہترین اشتہاری مہم چلائی گئی ہے جس کا مقصد خلافت کی بحالی کے لیے مسلمانوں کی ذہن سازی کرنا ہے۔ اگر ٹی وی پر چلنے والی حالیہ ڈرامہ سیریل اور سوپ کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ ایک غیر محسوس طریقے سے ہماری نسل کو بے راہ روی کا شکار کیا جارہا ہے۔ ترکی ڈرامے میں کم از کم یہ تو بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ سلطنت عثمانیہ کی داغ بیل کیسے ڈالی گئی اور اس وقت مسلمانوں نے باہمی اتحاد اور اخوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے کئی گنا بڑی طاقتوں کو شکست دی۔ اس کے ساتھ نئی نسل کو اسلامی روایات اور سنہری دور کے آغاز کی تاریخ دیکھنے کا بھی موقع مل رہا ہے۔ یہ ڈرامہ سیریل تکنیکی اعتبار سے بہت مضبوط ہے جس کی وجہ ڈرامہ کے تمام تکنیکی پہلوؤں پر بڑی باریک بینی سے محنت کی گئی ہے۔ سکرپٹ, سکرین پلے یا کسی فلم میں سب اہم چیز Hook ہوتی ہے جسے نیوکلیس کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ آسان لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے دس پندرہ منٹ میں سکرین پلے یا سکرپٹ پڑھنے والا یا فلم دیکھنے والا اس سے کس حد تک متاثر ہوتا ہے؟ اس معاملے میں ارطغرل نے آغاز سے ہی دیکھنے والوں کی توجہ حاصل کرلی۔ اس میں کہانی کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ تین حصوں یا تکنیکی زبان میں تین ایکٹس میں تقسیم کیا گیا

ہے۔ پہلا ایکٹ Setup جس میں کہانی کا تعارف یا Intro ہے, دوسرے ایکٹ میں confrontation بہت مہارت کے ساتھ dramatic context میں فلمائی گئی ہے, تیسرے ایکٹ میں Resolution یعنی جس میں protagonist اپنا حدف حاصل کرلیتا ہے۔ کوئی فلم ہو یا ڈرامہ اس کا مقصد کہانی بتانا ہی ہوتا ہے اس کہانی کا رائٹر Mehmet Bozdag ہے جس نے سکرپٹ لکھنے میں بھی معاونت کی اور ڈرامے میں کام بھی کیا جو ایک مثبت پہلو ہوتا ہے کہ اگر رائٹر سکرپٹ لکھتے وقت بھی موجود ہو تو کرداروں کی description یا Physical settings میں مددگار ثابت ہوتا ہے اسی طرح کیمرے کے کلوز اپ, لانگ شاٹس کے علاوہ کیمرے کی دیگر ڈائیریکشن میں بھی مددگار ہوتا ہے۔ ارطغرل میں بھی cinematographer نے کیمرے کا استعمال بہت ماہرانہ انداز سے کیا ہے مثال کے طور پر جہاں کسی طاقتور کردار یا قبیلے کے سردار کو دکھانا ہے تو کیمرے کا زاویہ نیچے سے اوپر تھا یعنی دیکھنے والے کو گردن اوپر کرنی پڑے اور اس کے برعکس اگر less authority or power والے کردار کو دکھایا گیا تو کیمرے کا زاویہ اوپر سے نیچے لیا گیا, کیمرہ ٹریکنگ اور کیمرے کے چاروں زاویے above,below,parallel and low بھی زبردست طریقے سے استعمال کیے گئے ہیں۔ اسی طرح ایک سے زائد کیمرے استعمال کرتے وقت 180 ڈگری کے اصول کو بھی کسی جگہ نظر انداز نہیں کیا گیا حالانکہ یہ فائٹ سین میں کافی مشکل کام تھا اس کے علاوہ جہاں زیادہ افراد کو ڈائیلاگ بولتے شوٹ کرنا وہاں بھی اس اصول کو بڑے اچھے انداز سے نبھایا گیا۔ گھڑسواری میں اس اصول کو بریک بھی کیا گیا مگر دیکھنے والے کو محسوس نہ ہوا۔ اسی طرح چند رومانٹک سین میں اس اصول کو تکنیکی مہارت کے ساتھ bend بھی کیا گیا, کسی سین کے آغاز میں دیکھنے والے کو ایک ہی شاٹ میں اس جگہ اور ماحول کی تمام details بھی بڑے ماہرانہ اداز سے دکھائی گئیں۔ سکرپٹ میں ڈائیلاگ کی بہت اہمیت ہوتی ہے دراصل کہانی کی pace کا انحصار ڈائیلاگ پر ہی ہوتا ہے۔ ارطغرل میں بہت جگہوں پر ڈائیلاگ ایسے ہیں کہ character does not want to reveal his/her mask یہ بہت باریک کام ہوتا ہے کہ کردار جو کہہ رہا ہے اصل میں اس کا مطلب کچھ اور نکلتا ہو۔ اسی طرح کچھ ڈائیلاگ میں ایکشن بھی ظاہر ہوتا ہے یعنی سکرپٹ میں Mask and action کا بہت اچھا امتزاج ہے۔ سکرپٹ کے بعد کرداروں کا چناؤ بھی رول کے حساب سے بہت شاندار ہے۔ آج کل شاٹ کٹ دور ہے اکثر اداکار سیٹ پر جا کر اپنے ڈائیلاگ پوچھ رہے ہوتے ہیں مگر اس ڈرامے کے بہت بڑے یونٹ نے ملکر کئی ماہ ریہرسل کی, تیراندازی, شمشیر زنی, گھڑسواری, کے علاوہ مخصوص چال ڈھال اور بھاری بھرکم پوشاک پہننے کی بھی پریکٹس کی, کازکستان سے باقاعدہ پرانے جنگی لڑائی کی تربیت لی گئی۔ سکرپٹ اور سکرین پلے کے لحاظ سے لوکیشن کا انتخاب تو بہت تھا ہی مگر سب سے مشکل کام آرٹ ڈائیریکٹر اور پروڈکشن ڈیزائنر کا تھا جس نے کمال کی مہارت سے خیمے, برتن, بازار کا ماحول, لباس, جیولری, سمیت تمام ڈیکوریشن جس سے دیکھنے والے کو یہی محسوس ہوا جیسے وہ اسی دور میں واپس چلے گئے ہیں۔ کہانی بہت زیادہ کردار پر محیط ہے اور ایک وقت میں بیلنس کے ساتھ سب sequences کو ساتھ ساتھ چلانا تا کہ دیکھنے والوں کا سسپنس برقرار رہے۔ فلم میں کسی سین کا موڈ لائٹس سے سیٹ ہوتا ہے, دیکھنے والے کو یہ خاص ماحول میں لے جاتی ہے۔ ارطغرل ڈرامے میں بھی لائٹس کا استعمال بہت ذہانت سے کیا گیا ہے خاص طور پر رات کے سین, طے خانے اور زندان کے سین بہت پر اثر تھے۔ جہاں مذہبی پیشوا بیٹھے

دکھائے گئے وہ ماحول بھی لائٹس نے بڑا روحانی سا بنا دیا۔لائٹ کو بعض جگہ استعارہ کے طور پر بھی استعمال کیا۔فلم یا ڈرامہ بنانے کے لیے کہانی کا پلاٹ ,سکرپٹ ,سکرین پلے ,ہدایت کار وپروڈیوسر کا انتخاب ,cast and crew کا انتخاب ,لوکیشن ,شوٹنگ شیڈول ,کے مراحل کے بعد سب اہم ترین مرحلہ The Cutting Room کا آتا ہے۔فلمی زبان میں ایک مشہور کہاوت ہے کہ ''فلمیں کٹنگ روم میں بنتی ہیں''یعنی یہاں فلم یا ڈرامے کی ایڈیٹنگ ہوتی ہے اور اس میں ساؤنڈ اور میوزک ڈال کر آخری شکل دی جاتی ہے۔شوٹنگ کے دوران بہت سی کوتاہیاں یا غلطیاں کٹنگ روم میں سدھاری جاتی ہیں آجکل تو ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے شوٹنگ کے دوران کی خامیاں کٹنگ روم میں درست کرنا آسان بنا دیا ہے۔ارطغرل ڈرامے میں ساؤنڈ بھی موقع کی مناسبت سے بہت جاندار ہے جو دیکھنے والے کو وہی feelings دیتا ہے جو سین کی مناسبت سے آنی چاہیے۔ایڈیٹنگ بہت نفیس اور اہم کام ہے جس میں اہم Artistic ramifications کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے۔ویسے اچھی ایڈیٹنگ یا بری ایڈیٹنگ کا پتہ صرف ہدایتکار ,ایڈیٹر یا کیمرہ مین کو چلتا ہے۔ارطغرل میں ایڈیٹنگ بہت کمال کی ہے خاص طور جمپ کٹ کٹنگ آن ایکشن کا خوبصورتی سے استعمال کیا ہے۔ Match cut یعنی ایک شاٹ سے دوسرے شاٹ یا ایک جگہ سے دوسری جگہ transition کے لیے بہت مہارت سے استعمال کیا ہے۔اسی طرح کراس کٹ جس میں یہ دکھایا جاتا ہے کہ کردار کے ذہن میں کیا چل رہا ہے اس کا sequence بہت پیشہ وارانہ مہارت سے cross cut کر کے دکھایا گیا۔اس ڈرامے سیریل کی اردو ڈھبنگ بھی بہت شاندار کی گئی ہے کرداروں کے حساب سے آواز کا بہترین چناؤ کیا گیا اور تکنیکی اعتبار سے voice over and ADR بہت مہارت سے کی گئی۔جس ڈرامے سیریل پر اتنا محنت اور بجٹ لگایا جائے اور اس کے ہر شعبے سے انصاف کیا جائے تو اس کا ہٹ ہونا ایک فطری بات ہے۔اداکار وہدایتکار شان بھی ارطغرل ڈرامے کے مخالفین میں سے ایک ہیں۔آجکل وہ خود بھی اپنی فلم بنا رہے ہیں اور ایڈیٹنگ کے آخری مراحل سے گزر رہے ہیں۔وہ توریاض شاہد مرحوم کے بیٹے ہیں جن کے کریڈٹ پر تاریخی فلموں کی ایک لمبی فہرست ہے۔جن میں کنیز غرناطہ ,یہ امن ,زرقا ,شہید ,فرنگی وغیرہ قابل ذکر ہیں ۔فرنگی فلم بنانا ہی ان کی موت کا سبب بنا۔شان سمیت دیگر پاکستانی فلمساز ,ہدایت کار اور ڈرامہ نویسوں کے لیے ارطغرل ڈرامہ سیریل ایک چیلنج ہے جس پر تنقید کرنے کی بجائے عوام کو اس سے بہتر کچھ بنا کر دکھائیں۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

07-06-2020